بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۹۸ھ ۱۹ شہادت ۱۳۵۷ہش ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۷۸ء نمبر ۸۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِخلاص اور تقویٰ کی منازل کو طے کرو

انبیاء تقویٰ کی راہ سکھانے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں

"جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی فرع ہیں اصل تقویٰ ہے۔ اِس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصولِ تقویٰ کے پیچھے لگو۔ جو متقی ہے اُسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں تو الہامات بھی قابلِ اعتبار نہیں۔ اُن میں شیطان کا حِصّہ ہو سکتا ہے۔ کسی کے تقویٰ کو اُس کے مُلہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہاموں کو اس کی حالتِ تقویٰ سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے تقویٰ کے منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے سب کا مدّعا یہی تھا کہ تقویٰ کا راہ سکھلائیں۔ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ مگر قرآن شریف نے تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا ہے۔ کمال نبی کا کمالِ اُمّت کو چاہتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتَمُ النَّبِیّٖن تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس لئے آنحضرتؐ پر کمالِ نبوّت ختم ہوئے۔ کمالاتِ نبوّت ختم ہونے کے ساتھ ہی ختمِ نبوّت ہوُا۔ جو خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خوارقِ عادت دیکھنا منظور ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خارقِ عادت بنا لے۔ دیکھو امتحان دینے والے محنتیں کرتے کرتے مدقوق کی طرح بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں پس تقویٰ کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۲)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

دِل کا تقویٰ ہی اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے

اپنی عبادات کو خدائے واحد کے لئے مخصوص کردو

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج: ۳۸)

ترجمہ:۔ (یاد رکھو کہ) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ (تعالیٰ) تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ (تعالیٰ) تک پہنچتا ہے۔

پھر فرماتا ہے:۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ (البیّنۃ: ۶)

ترجمہ:۔ حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور عبادت کو صرف اس کے لئے مخصوص کر دیں۔

حدیث النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم:۔

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُقَاتِلُ شَجَاعَةً، وَیُقَاتِلُ حَمِیَّةً وَیُقَاتِلُ رِیَاءً اَیُّ ذٰلِكَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ"

ترجمہ:۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو شجاعت دکھانے کے لئے قتال کرے اور جو ننگ و عار کی وجہ سے قتال کرے، اور جو ریاکاری کے لئے قتال کرے، ان تینوں میں سے کون اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جو اِس غرض سے جہاد کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو وہی در اصل اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ شہادت ۱۳۵۷ ہش
۱۹ اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ میں قوت اور استحکام پیدا کرنے کا آسمانی ذریعہ

حقیقی نجات کے لئے ضروری ہے کہ انسان کے تمام سابقہ گناہ بخشے جائیں اور آئندہ کے لئے وہ شیطان کے حملوں سے کلی طور پر محفوظ ہو جائے تاکہ اُس سے نہ صرف یہ کہ کوئی گناہ سرزد نہ ہو بلکہ اسے نیکیاں بجالانے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ یہ بات حقیقی توبہ سے نصیب ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں توبہ کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ مومنوں کو حقیقی توبہ کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۖ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو۔ کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اُس دن اللہ نبی کو اور ان کو جو اُس کے ساتھ ایمان لائے رُسوا نہیں کرے گا۔ اُن کا نور اُن کے آگے آگے بھاگا جائے گا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے فائدے کے لئے پورا کردے اور ہمیں معاف فرما تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

ایسا کامل رجوع اختیار کرنے کی توفیق محض رسمی طور پر ایمان لانے سے نہیں ملتی اور نہ کوئی شخص از خود ایسے کامل رجوع کی توفیق سے بہرہ ور ہو سکتا ہے (اگر توفیق) تو امام الزمان کے ہاتھ پر بیعتِ توبہ کے نتیجہ میں ملتی ہے اور پھر ہر زمانہ میں اس بیعتِ توبہ کی تجدید کرنا اور کرتے چلے جانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَنْ لَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ فَقَدْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

جس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا (یعنی اس سے فیض حاصل نہیں کیا) تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

امام وقت کو شناخت کر کے اُس کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرنے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں اول یہ کہ ایسے شخص کے تمام سابقہ گناہ بخشے جاتے ہیں دوم یہ کہ ایسے شخص کو امام وقت کی خداداد قوتِ قدسیہ سے فیضیاب ہونے کے نتیجہ میں آئندہ کے لئے شیطان کے حملوں سے نجات مل جاتی ہے۔ وہ گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ ہو کر نیکیاں بجالانے کی توفیق سے بہرہ ور ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس سعادت سے کوئی شخص محض اپنی ذاتی کوشش کے نتیجہ میں بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مامور من اللہ اور اُن کے خلفاء کے دستِ مبارک پر بیعتِ توبہ کرنے کی عظیم الشان برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ یہ اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خطِ نسخ پھیر دیتی ہے۔

دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے۔ انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے۔ بار بار توبہ کرتا اور بار بار اُسے توڑتا ہے مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے (اس میں ایک قوت پیدا ہو جاتی ہے) جب وہ سچے دل سے (مامور من اللہ کے ہاتھ پر توبہ) کرے گا تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہو گی خدا خود اُسے قوت دے گا اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ ایسے طور پر توبہ اور مامور من اللہ کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق ہے کہ پہلی کمزور ہوتی ہے اور دوسری مستحکم۔ کیونکہ اس (یعنی موخرالذکر توبہ) کے ساتھ مامور کی اپنی توجہ، کشش اور دعائیں ہوتی ہیں جو توبہ کرنے والے کے عزم کو مضبوط کرتی ہیں اور آسمانی قوت اُسے پہنچاتی ہیں جس سے ایک پاک تبدیلی اس کے اندر شروع ہو جاتی ہے اور نیکی کا بیج بویا جاتا ہے جو آخر ایک باردار درخت بن جاتا ہے۔ پس اگر صبر اور استقامت رکھو گے تو تھوڑے دنوں کے بعد دیکھو گے کہ تم پہلی حالت سے بہت آگے گزر گئے ہو۔

غرض اس بیعت سے جو میرے ہاتھ پر کی جاتی ہے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مغفرت کا مستحق ہوتا ہے۔ دوسرے مامور کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے اور انسان شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

ہفت روزہ "افریشیا" کا ایک افتراء اور اس کی پُرزور مذمت

"افریشیا" ایک سیاسی ہفت روزہ اخبار ہے جو لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ہمیں اس کے سیاسی نظریات اور مقاصد وعزائم سے نہ کوئی تعرض ہے اور نہ کوئی علاقہ۔ اس لئے کہ جماعت احمدیہ خالصۃً ایک مذہبی جماعت ہے اور سیاست اہلِ سیاست کا مشغلہ ہے اور انہیں کو یہ مشغلہ مبارک ہو۔

تاہم ہمیں افسوس ہے کہ اس ہفت روزہ نے اپنے ۱۰ اپریل ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں جماعت احمدیہ کو خواہ مخواہ سیاست میں گھسیٹنے کی کوشش کی ہے۔ جماعت احمدیہ اور اس کے بعض افراد کے متعلق آج سے چھ سات سال قبل اخبارات میں جو بے سروپا اور من گھڑت خبریں شائع ہوتی رہی تھیں انہیں بہت سی دیگر سیاسی خبروں کے ہمراہ ایک مضمون میں درج کرنے کے علاوہ اُس نے مذکورہ شمارہ کے صفحہ ۳۳ پر سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے بعض ساتھیوں کی تصاویر بھی شائع کی ہیں اُن میں اُس نے ازراہِ افتراء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تصویر بھی شائع کر ڈالی ہے جس میں حضور ایدہ اللہ کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خالص دینی جلسہ میں جو گزشتہ پچاسی سال سے منعقد ہوتا چلا آرہا ہے حضور کو تقریر کرتے ہوئے دکھا کر اس ہفت روزہ نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ گویا حضور سابق وزیر اعظم اور ان کی پارٹی کے حق میں تقریر فرما رہے ہیں۔

ایک دنیا جانتی ہے اور کسی سے بھی یہ امر پوشیدہ نہیں کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ خالصۃً ایک دینی اجتماع ہوتا ہے جس میں دنیا بھر کی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندہ وفود اور لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں دیگر احمدی احباب شرکت کرتے ہیں۔ یہ جلسہ خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے منعقد کیا جاتا ہے نہ کہ کسی سیاسی غرض سے اور اشارۃً کنایۃً بھی سیاست کا اس میں ذکر نہیں آتا۔

ایک خالص دینی جماعت کو خواہ مخواہ سیاست میں گھسیٹنے اور اس کے متعلق چالاکی اور ہوشیاری سے سراسر غلط تاثر دینے کی کوشش انتہائی مذموم اور قابلِ نفرین حرکت ہے۔ ہم حیران ہیں کہ "افریشیا" جو خود کو اسلامی نظام کا داعی ظاہر کرتا ہے اخلاق سے عاری ہو کر ایک دینی جماعت کے خلاف جھوٹ کی اشاعت کو کیوں ضروری سمجھتا ہے اور اس امر کو کیوں فراموش کر بیٹھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح کیا ہے کہ وہ جھوٹوں کو ان کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے "افریشیا" کے اس صریح جھوٹ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور اسے توجہ دلاتے ہیں کہ وہ قرآنی انتباہ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى (طٰہٰ آیت ۶۲) کو فراموش نہ کرے اور جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹی اور شرانگیز خبریں شائع کرنے سے باز رہے اور اپنے رسالہ کو ایک مضحکہ نہ بنائے اور صحافت ایسے شریف فن کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کرے ؎

من از ہمدردیت گفتم تو ہم خود فکر کن بارے

خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہشیارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعجاز القرآن

محترمہ سلیمہ قمر صاحبہ ایم اے بنت چوہدری محمد صدّیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ

قرآن مجید کا دعویٰ اعجاز

قرآن مجید نے یہ دعویٰ خود کیا ہے کہ وہ ایک معجزہ ہے اور کوئی شخص اس کی نظیر نہیں لا سکتا چنانچہ تحدی فرمائی:

"فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ۝"

(الطور آیت ۳۵)

یعنی اگر تم یہ کہتے ہو کہ قرآن مجید کلام خدا نہیں ہے اور بشری کلام ہے تو تم اس جیسی کتاب لے آؤ اور اگر کتاب نہیں لا سکتے تو اس جیسی دس سورتیں ہی لے آؤ۔ اور جب وہ اس سے بھی عاجز آ گئے تو قرآن نے انہیں پھر للکارا کہ تم اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ:-

"وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ"۔

(البقرہ: ۲۴)

یعنی اگر تم اس کلام میں سے جو ہم نے اپنے بندے پر اتارا ہے کسی شک میں مبتلا ہو گئے ہو تو اس جیسی ایک (ہی) سورۃ لے آؤ۔

اور پھر جب اس پر بھی قادر نہ ہو سکے تو فرمایا:-

"فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ"

کہ اس جیسی ایک ہی بات کہہ دو!

یہ تھا وہ چیلنج جو اہل عرب کو جو اس قدر فصیح و بلیغ اور اہل زبان تھے کہ ان کو اس نوع میں پیشوا مانا جاتا لیکن وہ اس کا مطلقاً جواب نہ دے سکے۔ مشرکین کے خطیبوں اور بلیغوں سے کچھ جواب نہ بن پڑا اور اس کے سوا کچھ نہ کہہ سکے:

"مَا هَٰذَا كَلَامُ الْبَشَرِ"

یہ انسان کا کلام نہیں۔

لہٰذا قرآن نے منزّل من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مشرکین عرب عاجز آ گئے اور قرآن کا معجزہ ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا پھر فرمایا کہ بشر ہی نہیں بلکہ جن بھی اس جیسا کلام لانے پر قادر نہیں:-

"قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا"

(بنی اسرائیل)

یعنی تو انہیں کہہ دے کہ اگر تمام انسان بھی اور جن بھی اس کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

لہٰذا وہ جو اس بات کا دعویٰ کرتے تھے کہ: لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا۔ وہ جو کہتے تھے کہ مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى اور جیسے وہ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ کا نام دیتے تھے۔ انگشت بدنداں رہ گئے اور قرآن مجید میں ان کی اس مجبوری کو ان الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے:-

"فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ۔" (البقرہ)

یعنی اگر تم نہ کر سکو گے اور حقیقت تو یہ ہے کہ تم ایسا کبھی نہیں کر سکتے کہ قرآن کا مثل لاؤ تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

لہٰذا قرآن کا دعویٰ صحیح ہوا اور کسی کو بھی اب تک اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ؎

"بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے"

(درثمین)

اب یہ امر باقی ہے کہ قرآن مجید کن امور کی بنا پر معجزہ ہے۔ وہ امور حسب ذیل ہیں:-

(۱) اغراض و مقاصد کے لحاظ سے اعجاز:

یعنی وہ ہر موضوع اور غرض کو واضح کرنے میں انتہا ہے۔ کہیں اس میں ہمیشہ رہنے والی شریعت کا ذکر ہے۔ کہیں تہذیب کا کہیں تعلیم جامع کا بیان ہے کہیں نصیحت آمیز قصوں کا کہیں امثال بیان کی گئی ہیں اور کہیں غیب کی خبریں۔ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البیّنۃ) یہ ایسی کتاب ہے جس میں ساری کتابیں اور ساری صداقتیں موجود ہیں۔ کتاب سے مراد عام مفہوم میں وہ عمدہ باتیں ہیں جو بالطبع انسان قابل تقلید سمجھتا ہے۔ جو لوگ بلاغت میں یکتا تھے وہ انواعِ کلام میں سے صرف ایک ہی فن میں فائق ہوتے تھے۔ مگر قرآن مجید نے کلام کا کوئی پہلو نہیں چھوڑا جس کو کمال تک نہ پہنچایا ہو۔

(۲) الفاظ و بیان کے لحاظ سے اعجاز

الفاظ کی شیرینی۔ اسلوب کی نرمی اور نزاکت ایسی ہے کہ سننے والا مسحور ہو کر رہ جاتا ہے اور دل رقت سے پانی پانی ہو جاتا ہے۔ یہی وہ ساحرانہ اثر تھا جس سے لوگوں کو بچانے کے لئے زعمائے عرب سرتوڑ کوشش کرتے۔ جب مکہ میں کوئی نووارد آتا تو اس کو متنبہ کرتے کہ نعوذ باللہ اس ساحر اور مجنون کے کلام کو نہ سنیں۔ طفیل دوسی جو قبیلہ دوس کا ممتاز شاعر تھا جب مکہ آیا تو قریش نے اس بات کی التجا کی کہ وہ اپنے آپ کو محمدؐ کے سحر سے بچا کر رکھے۔ چنانچہ اس نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی کہ مبادا کوئی بات اس کے کان میں پڑے۔ ایک دن مسجد کے پاس سے گزرا قرآن سنا تو کہنے پر مجبور ہو گیا۔

"وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ قَوْلًا أَحْسَنَ مِنْهُ"۔

اللہ کی قسم میں نے اس سے اچھا کلام کبھی نہیں سنا۔

قرآن کے اعجاز کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مشرکین قرآن کی اس تاثیر سے لوگوں کو محفوظ رکھنے کے لئے تلاوت کے وقت شور و غوغا کرتے۔ قرآن میں اس کا ذکر یوں ہے:-

"قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝"۔

اور کفار نے کہا کہ اس قرآن کی تعلیم مت سنو اور اس کے سنانے کے وقت شور مچا دو تا کہ تم اس طرح غالب آ جاؤ۔

(۳) معانی کے لحاظ سے اعجاز

قرآن مجید میں راسخ قاطع ہیں۔ مسلّم احکام ہیں۔ خوش آئند تشبیہات ہیں۔ قرآن نفوس کے لئے تازگی اور دلوں کے لئے شفا ہے۔ ایک عالم اور ایک عامی دونوں اس سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا فرمایا:-

"يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ"۔

ہم نے قرآن کو عمل کرنے کے لئے آسان بنایا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔

(۴) تعلیم کے لحاظ سے اعجاز

"هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ"

تمام صداقتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اسلامی شریعت نے جو مسائل دئے ہیں وہ طبعی اور فطری طور پر انسان کے لئے مطلوب ہیں اور جو ہر پہلو سے اس کے قویٰ کی تربیت کرتے ہیں۔ اعجاز کی خوبی یہی ہے کہ ہر ایک قسم کی رعایت کو زیر نظر رکھے۔ فصاحت و بلاغت کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دے۔ صداقت و حکمت کو بھی نہ چھوڑے۔ یہ معجزہ صرف قرآن کا ہے جو آفتاب کی طرح روشن ہے اور ہر پہلو سے اپنے اندر اعجازی طاقت رکھتا ہے۔ انجیل کی طرح محض زبانی جمع خرچ نہیں کرتا کہ ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی پھیر دو۔ یہ لحاظ نہیں کہ ایسی تعلیم عقل و نقل سے کہاں تک تعلق رکھتی ہے اور انسان کی فطرت کا لحاظ اس میں کہاں تک ہے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا معجزہ قرآن کا ہی معجزہ دیا گیا ہے جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی ؎

"نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَعَقَارَهُمْ
فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ"

(۵) حفاظت کے لحاظ سے اعجاز:

قرآن مجید کا سب سے بڑا اعجاز اس کا اصلی حالت میں محفوظ رہنا ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ دار خود رب العالمین ہے اور یہ انسانی دست برد سے پاک ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

"إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔"

(الحجر)

اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حفاظتِ قرآن کریم کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں یہ وعدہ تھا کہ خدا تعالیٰ فتنوں اور خطرات کے وقت میں دین اسلام کی حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ سو خدا تعالیٰ نے بموجب اس وعدہ کے چار قسم کی حفاظت اپنی کلام کی کی۔ اوّل حافظوں کے ذریعہ سے اس کے الفاظ اور ترتیب کو محفوظ رکھا اور ہر ایک صدی میں لاکھوں ایسے انسان پیدا کئے ہیں جو اس کی پاک کلام کو اپنے سینوں میں حفظ رکھتے ہیں .... دوسرے ایسے ائمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے...... تیسرے متکلمین کے ذریعہ سے جنہوں نے قرآنی تعلیمات کو عقل کے ساتھ تطبیق دے کر خدا کی پاک کلام کو کوتاہ اندیش فلسفیوں کے استخفاف سے بچایا ہے۔ چوتھے روحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ سے جنہوں نے خدا کی پاک کلام کو ہر ایک زمانہ میں معجزات اور معارف کے منکروں کے حملہ سے بچایا ہے"

(ایام الصلح صفحہ ۵۵)

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی نہ صرف لفظی حفاظت کی بلکہ اس کی معنوی حفاظت بھی کی۔ وید اور انجیل وغیرہ میں سے کوئی بھی اصلی حالت میں نہیں۔ انجیل کے ہر ایڈیشن میں الفاظ کی تبدیلی ہے۔ آیتوں کی کمی بیشی اور بعض جگہ تو بعض آیتیں ہی حذف ہیں۔ اور پھر ان کتب کا کوئی حافظ ہی نہیں جبکہ قرآن مجید کے لاکھوں حفاظ موجود ہیں جن کے سینے اس نور سے منور ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف کی حفاظت بے مثل ہے اور یہ وہی قرآن ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ مسلمانوں کے علاوہ غیر بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ چنانچہ مشہور مستشرق سر ولیم میور لکھتا ہے:۔

"There is otherwise every security internal and external that we possess a text same as that which Mohammad himself gave pass and used."

یعنی یہ قرآن مجید بعینہٖ وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود استعمال فرمایا اور اپنی امت کو دیا۔ یہ بات اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے ثابت ہے۔

(Life of Mohammad" by Sir William Muir Page 551)

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ہی اس کی حفاظت کے سلسلہ میں فرماتا ہے کہ:۔

"لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ۔"

(حٰمٓ سجدہ)

باطل نہ اس کے آگے آسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے۔ بڑی حکمتوں والے اور بڑی تعریفوں والے خدا کی طرف سے وہ اترا ہے۔

قرآن مجید تمام دنیا میں اس کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ اس کی مثال نہیں۔ اور مستشرقین اندر ہی اندر کڑھ کر رہ جاتے ہیں اور انہیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ

"The most widely read book in the world."

دنیا میں بہت کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب

(۶) مکمل ہونے کے لحاظ سے اعجاز:

قرآن کریم ایک کامل کتاب ہے۔ پہلی کتب اس کی مثل نہیں وہ کتب درجہ میں قرآن مجید سے کم ہیں۔ اس میں پہلی کتب کے نامکمل احکام کو مکمل کیا گیا جیسے فرمایا۔

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔"

(مائدہ)

میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

(۷) ہدایتوں کا جامع ہونے کے لحاظ سے اعجاز:

قرآن مجید میں ایک قوم یا طبقہ کے فائدہ کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس کی تعلیم تمام قسم کے انسانوں اور زمانوں کے لئے ہدایت پر مشتمل ہے۔

"ھُدًی لِّلنَّاسِ"

تمام لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے۔

(۸) روحانی اثر کے لحاظ سے

قرآن مجید میں روحانی اثر اعلیٰ درجہ کا ہے کسی مقام سے بھی قرآن کی تلاوت کی جائے۔ اس کے روحانی اثرات پیدا ہونے لگیں گے اس سے شکوک کٹ جاتے ہیں۔

(۹) تعلق باللہ پیدا کرنے کے لحاظ سے:

قرآن مجید تعلق باللہ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ"

(یونس)

وہ ہر اس بیماری کے لئے جو سینوں میں پائی جاتی ہو شفا دینے والی ہے

(۱۰) فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے

قرآن کریم فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے بھی معجزہ ہے اس میں وہ تمام امور شامل ہیں جن کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی ہے، لیکن حسین حسین انداز میں قرآن مجید میں ہے اس کی مثال نہیں۔ اہل عرب کے نزدیک کسی کتاب کو جانچنے کا معیار فصاحت و بلاغت تھی۔ قرآن مجید نے اس میدان میں بھی اپنا اعجاز ثابت کر دیا ہے ہم قرآن مجید کے ایک چھوٹے سے کلمہ میں سے بہت سے مضامین حاصل کر لیتے ہیں مثلاً "دُلُوْکِ الشَّمْسِ" ہی سے بے شمار علوم حاصل ہوتے ہیں۔ پھر قرآن مجید کا طرز بیان ایسا ہے کہ اس کی نقل کرنا ناممکن ہے۔ نہایت فصیح و بلیغ ہے۔ تھوڑے الفاظ میں بے شمار مطالب ہیں اس لئے اس کی مثال لانا انسانی طاقت میں نہیں۔

(۱۱) قرآن مجید میں ہر ایک ضروری دینی امر پر روشنی ڈالی گئی ہے چنانچہ فرمایا۔

"وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ" (کہف)

یعنی ہم نے اس قرآن میں یقیناً ہر ایک بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

اور ہر مسئلہ کے متعلق سیر کن بحث ہے ہر مسئلہ کے ہر ایک پہلو کو بیان کیا ہے۔

"یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا"

(۱۲) قرآن مجید کی تعلیم نفع مند ہے۔

اس کی تعلیم باوجود وسعت اور باریکی کے مضرت رساں نہیں بلکہ اس میں نفع ہی نفع ہے۔ "ھُدًی لِّلنَّاسِ" اور تمام خیر قرآن مجید میں ہے اس کے حقائق و معارف تک صرف وہی پہنچ سکتے ہیں جو پاک کئے جاتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں ہے:۔

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ"

(تذکرہ)

تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اس کے اور کسی جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی اور قرآنی حقائق صرف انہی لوگوں پر کھلتے ہیں جن کو خدا اپنے ہاتھ سے پاک اور صاف کرتا ہے۔ (باقی)

سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس

(۱) ضلع فیصل آباد: ۲۰۹ رب اکال گڑھ، ۱۲۰ ج ب، ۲۱۹ رب۔ ۲۶۲ ج ب، ۳۳ ج ب، ۲۶۔۲۷ ج ب۔ ۸۹ ج ب، ۵۵ رب، ۱۰۷/۲ عربی۔ ۸ گ ب۔ ۷۶ گ ب۔ ۳۹۶/ج ب، ۲۸۴ ج ب بلاسپور۔ ۳۰۰ ج ب، پیر محل، ۱۳۷ گ ب، ۲۰۸ گ ب۔ ۲۱۰ گ ب، ۱۴۷ رب، ۱۳۹ رب۔ ۱۹۵ رب گھنڈیانوالہ۔

(۲) ضلع گجرات: کھارانوالی، (۳) ضلع سیالکوٹ: ترسکہ۔ کنجروڑ۔ تلہ صوبہ سنگھ،

(۴) ضلع گوجرانوالہ: موریکے۔ کوٹ مارڈ۔ احسن آباد۔ سکھیکی منڈی

(۵) ضلع شیخوپورہ: ۴۷ رب بنڈت والا۔ (۶) ضلع میانوالی: 5/ML، 47/T.D.A.

(۷) ضلع سرگودھا: ۴۰ جنوبی۔ ۳۸ جنوبی۔ ۹۴ جنوبی، ۳۵ شمالی

(۸) ضلع ساہیوال: بیرک (۹) ضلع بہاولپور: ۱۹۲ مراد

(۱۰) ضلع رحیم یار خان: ۲۱۱ پی لشمول ۲۱۳ پی، بستی بابا اللہ بخش

(۱۱) ضلع خیرپور: گوٹھ نبھے خان، کرونڈی، گوٹھ علی محمد، گوٹھ غلام محمد، (۵) گوٹھ فتح دین، گوٹھ محمد صادق۔ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر

(۱۲) ضلع حیدرآباد: نواں کوٹ احمدیاں۔ گوٹھ گوندل کوٹڑی۔ گوٹھ نذیر احمد

(۱۳) ضلع بدین: گوٹھ فتح پور۔ (۱۴) ضلع تھرپارکر: نور نگر اسٹیٹ

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۵۸۵

مَیں سکینہ بی بی زوجہ حاجی ناظر حسین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ بیعت سن ۱۹۴۳ء ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۲/۲۵ روپے

۲۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ مالیتی -/۵۵۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ سکینہ بی بی زوجہ حاجی ناظر حسین صاحب باپو لرز سری گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف ولد محمد عبد اللہ صاحب

گواہ شد۔ احمد الدین ولد عبد الرحمن صاحب

مسل نمبر ۲۳۵۸۷

مَیں ممتاز بیگم زوجہ سید انعام اللہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۱۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت گزارہ ہے مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ممتاز بیگم بیوہ سید انعام اللہ شاہ صاحب ۷۵ دیا رام گوومل روڈ کراچی نمبر ۳۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا

جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد عبد المجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۵۸۸

مَیں ریحانہ یاسمین زوجہ نثار احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن خوشاب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے

۲۔ زیورات ۱۰ تولے -/۶۰۰۰ روپے

۳۔ تنخواہ ماہانہ -/۳۵۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ریحانہ یاسمین زوجہ نثار احمد خان صاحب محلہ امیر آنوالہ خوشاب ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ نثار احمد خان وصیت نمبر ۱۹۹۵۹

گواہ شد۔ عبد الرشید سیکرٹری تحریک جدید دار العلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۵۸۹

مَیں سیدہ نزہت توقیر زوجہ سید توقیر مجتبیٰ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزن ۳/۴ ۱۱ تولہ۔ مالیتی -/۱۱۷۵۶ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سیدہ نزہت توقیر زوجہ سید توقیر مجتبیٰ گلشن اقبال کراچی۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ سید توقیر مجتبیٰ ولد سید غلام مجتبیٰ صاحب کراچی۔

مسل نمبر ۲۳۵۹۰

مَیں شمیم اختر زوجہ بشیر احمد صاحب ملک قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت ۲۷ ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ ۵۱ آج بتاریخ ۲۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر -/۱۰۰۰ روپے۔

۲۔ زیورات ۲۰ تولہ -/۱۲۰۰ روپے۔

۳۔ Bank Balance -/۱۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ شمیم اختر زوجہ بشیر احمد ملک صاحب مریم ٹیرس اپارٹمنٹ ۱۰ شہید ملت روڈ کراچی۔

گواہ شد۔ بشیر احمد ولد شیخ غلام احمد صاحب

گواہ شد۔ محمود احمد مبشر ولد صوفی محمد الدین صاحب۔

مسل نمبر ۲۳۵۹۱

مَیں شیخ عبد الرحیم ولد شیخ قربان علی صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان مشین محلہ جہلم جس کی مالیت -/۵۰۰۰۰ روپے اس کے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں۔ -/۱۰۰۰۰ روپے۔

۲۔ دوکان شاندار چوک جہلم۔ مالیت -/۱۰۰۰۰ روپے اس کے ۱/۵ حصہ کا مالک ہوں -/۲۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بطور جیب خرچ ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد شیخ عبد الرحیم 102/C مشین محلہ نمبر ۲ جہلم۔ Jehlum

گواہ شد۔ ملک عنایت اللہ

گواہ شد۔ شیخ عبد المجید جاوید۔

مسل نمبر ۲۳۵۹۲

مَیں اصغری بیگم زوجہ خلیل الرحمن صاحب قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزن ایک تولہ -/۶۰۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ اصغری بیگم زوجہ خلیل الرحمن صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عبد الرشید ولد عبد الحق صاحب

گواہ شد۔ نصیر احمد ولد نواب دین صاحب۔

مکرم نظام الدین صاحب مہمان متوجہ ہوں

مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی جہاں بھی ہوں اپنے ایڈریس سے فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں اور اگر کسی اور دوست کو انکے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو براہ کرم وہ دفتر ہذا کو اطلاع فرمائیں۔ ان کو ایک ضروری اطلاع پہنچانی مقصود ہے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

گمشدہ رسید بک

مجلس انصار اللہ ڈرگ روڈ کراچی سے ایک رسید بک نمبر ۸۷ ماہ مارچ ۱۹۷۸ء کے شروع میں ڈرگ کالونی اور ایئر پورٹ کے مضافات میں گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو مل جائے تو احمدیہ ہال میں جمع کروا دی جائے۔ کوئی دوست مذکورہ نمبر کی رسید بک پر چندہ جمع نہ کروائیں۔

قائد مال

مجلس انصار اللہ مرکزیہ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالسِ خدام الاحمدیہ کی ضروری اطلاعات

چوبیسویں مرکزی سالانہ تربیتی کلاس:- امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام پندرہ روزہ مرکزی سالانہ تربیتی کلاس بتاریخ ۲۱؍اپریل تا ۴؍مئی ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

اِس کلاس میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ ابھی سے اپنا نمائندہ تیار فرمائیں تاکہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی ہو سکے اور نمائندگان کے نام مرکز میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام کے سالانہ امتحانات:- خدام کے سالانہ امتحانات انشاء اللہ ۱۶؍جون اور ۲۳؍جون کو منعقد ہوں گے۔ نصاب لائحہ عمل میں موجود ہے خدام تیاری کریں۔ زیادہ سے زیادہ خدام اِس امتحان میں شریک ہوں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کے انعامات:- امسال مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "مسلم بچوں کے سنہری کارنامے" مقرر کیا گیا ہے۔ انعامات کی رقم دوچند کر دی گئی ہے۔ اوّل، دوم اور سوم انعامات ۱۰۰/- روپے، ۷۵/- روپے اور ۵۰/- روپے نقد دئے جائیں گے۔ صرف پانچ فل سکیپ سائز کے صفحات پر مشتمل مضمون ۳۱؍جولائی تک مرکز میں پہنچنا ضروری ہے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب:- ماہِ اپریل میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے' مقرر کی گئی ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔ کتاب دفتر سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رازِ حقیقت:- ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "رازِ حقیقت" مقرر کی گئی ہے اور "مسیح ہندوستان میں" ماہِ جون کے لئے۔ خدام اِن کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی سالانہ امتحانات اطفال:- اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات (ستارہ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال، بدر اطفال) ۲۵؍مئی کو منعقد ہو رہے ہیں۔

قائدینِ کرام و ناظمینِ اطفال سے گذارش ہے کہ وہ اطفال کو ابھی سے اِن امتحانات کی تیاری کروائیں۔ (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمد مرکزیہ)

قائدین سے ضروری گذارش:- جن مجالس میں ابھی تک ۱۹۷۸-۷۹ء کے لئے قائد کا انتخاب نہیں ہُوا از راہِ کرم جلد انتخاب کر کے رپورٹ مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریکِ جدید کے بارے میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے سب سے پہلی رپورٹ

مجالس خدام الاحمدیہ کو اُن کے صدر محترم کے دستخط سے ایک سرکلر بھجوایا گیا تھا جس میں کچھ ضروری کوائف کی رپورٹ طلب کی گئی تھی چنانچہ اِس ضمن میں سب سے پہلی رپورٹ مجلس کلو کہار ضلع جہلم کی طرف سے بذریعہ مکرم منیر احمد صاحب موصول ہوئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

۱۔ مجلس مقامی کے گیارہ اراکین ہیں اور سب کے سب تحریکِ جدید میں شامل ہیں۔
۲۔ گذشتہ سال خدام کی پیشکش بقدر ۹۸/- روپیہ تھی اور نئے سال کے لئے ۴۲۸/- روپیہ کی۔
۳۔ دو صد روپیہ ادا کر دیا گیا ہے۔

قائدین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ سب کو اللہ تعالیٰ حسناتِ دارین سے نوازے اور دیگر مجالس کو بھی نیک نمونہ پیش کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

برکاتِ قرآن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صا۳)

اِس برکت سے حصّہ پانے کے لئے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا ازبس ضروری ہے یہ اتنا مشکل بھی نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے صرف توجہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ انصار اللہ کے سہ ماہی امتحان اِسی لئے مقرر ہیں کہ آپ آہستہ آہستہ ترجمہ سیکھ لیں۔ سہ ماہی دوم کے لئے جس کا امتحان ۳۰؍جون کو ہوگا درج ذیل نصاب مقرر ہے:-

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۸ ربع چہارم ۲۔ کتاب پیغامِ صلح
۳۔ دس منتخب احادیث۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقریب شادی

میرے دو بیٹوں ماسٹر رشید حسین صاحب و پرویز احمد صاحب کے نکاح ہمراہ عزیزہ صبیحہ فرزانہ صاحبہ و شہناز قمر صاحبہ دختران مکرم چوہدری خادم حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول چیلہار بعوض حق مہر چھ ہزار روپیہ و چار ہزار روپیہ بالترتیب مکرم مولوی نذیر احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے مسجد احمدیہ محمد آباد میں پڑھے اور ۲۳؍مارچ ۱۹۷۸ء کو کنری کے امیر صاحب نے رخصتانہ کی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد حسین آڈیٹر محمد آباد اسٹیٹ ٹالہی ضلع تھرپارکر)

الباسط کالونی

(فوری قبضہ فوری رجسٹری کی بنیاد پر)

ربوہ کی حدود سے صرف ایک فرلانگ۔ چمن عباس کے ساتھ۔ حدود کمیٹی سے باہر انتہائی با موقع اور موزوں قیمت پر۔ ایک کنال۔ دس مرلہ کے پلاٹس۔ موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ خرید کے لئے رجوع فرمائیں۔

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلر

فون دفتر ۵۰۸ اقصیٰ روڈ ربوہ فون رہائش ۴۰۵

حضرت مولوی محمد الدین صاحب کی علالت

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے بزرگ صحابی حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کئی دنوں سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت خاص طور پر ان کی صحتِ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴